سورة يوسف

آيات ١٠ - ٢٠

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ
﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ
اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾
قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ
غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً
يَّبْكُوْنَ ؕ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ
بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ - کہا ایک کہنے والے نے انہی میں سے

قَائِل - کہنے والا

لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ - مت قتل کرو تم یوسف کو

وَ اَلْقُوْهُ - بلکہ ڈال دو اسے

اَلْقٰى يُلْقِىْ ، اِلْقَآءً - ڈالنا (IV)

فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ - کنویں کی گہرائی میں (اندھے کنویں میں)

غَيٰبَت - تاریکی، گہرائی، ہر وہ چیز جو کسی چیز کو چھپا لے اور غائب کر دے، قبر کو بھی اس لیے غَيَابَة کہا جاتا ہے

اردو میں: غیب، غائب، غیاب، غَیبت (کسی کا حاضر نہ ہونا)، غِیبت (کسی کی غَیبت میں اس کی برائی بیان کرنا)

جُبّ - گہرا کنواں

غَيٰبَتِ الْجُبّ وہ کنواں جس کا پانی گہرائی کے باعث نظر نہ آئے (جس کی منڈیر نہ بنی ہو)

جُبَّه - (جُبّہ) - عبا کی طرز کا مردانہ لباس جو پورے جسم کو چھپا لیتا ہے

کنویں کے لیے قرآنِ مجید میں دوسرے الفاظ:

بِئر کنویں کے لیے عام لفظ - جس کنویں کی منڈیر بنی ہو اور لپائی ہوئی ہو - (اگر کنویں میں پانی نہ ہو تو اس کنویں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے) وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ - بیکار کنویں اور کھنڈر بنے قصر

رَسّ بہت بڑا کنواں - جس میں پانی کی کافی مقدار ہو كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ -

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ وَ اَلۡقُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُـبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّيَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ۝۱۰

يَلۡتَقِطۡهُ - تو اٹھا لے گا اس کو

لَقْطًا : زمین سے کسی چیز کو اٹھانا

لَقْطہ : وہ گری ہوئی چیز جو بغیر طلب کے مل جائے

اِلْتَقَطَ يَلْتَقِطُ ، اِلْتِقَاطًا ۔ گری پڑی چیز کو اٹھانا (VIII)

بَعۡضُ السَّيَّارَةِ - قافلہ والوں کا کوئی (شخص)

سَيَّار - کا مؤنث (چلنے والا)

السَّيَّارَة - چلنے والے مسافر (کاروان، قافلہ)، ہر چلنے پھرنے یا گھومنے والی چیز جو مسلسل چلتی رہے یا چلے

جدید عربی میں سَيَّارَة کا لفظ موٹر اور سیاروں (Planets) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے

اردو میں : سیر (چلنا)، سیارہ (Planet)، سیرت (وہ حالت جس پر انسان اپنی زندگی کو چلاتا ہے)

اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ - اگر تمہیں (ضرور) کچھ کرنا ہی ہے۔

اس پر ان میں سے ایک بولا "یوسفؑ کو قتل نہ کرو، اگر کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دو کوئی آتا جاتا قافلہ اسے نکال لے جائے گا

Thereupon one of them said: "Do not kill Joseph, but if you are bent upon doing something, cast him down to the bottom of some dark pit, perhaps some caravan passing by will take him out of it.

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ وَ اَلۡقُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّيَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ۝۱۰

یوسف علیہ السلام کے خلاف منصوبے کی تیاری

- یوسف علیہ السلام کو کس طرح راستے سے ہٹائیں، اس پر مشورے کے لیے سب بھائی اکٹھے ہوئے اور اکثر نے انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ تفسیری روایات میں آیا ہے کہ شیطان انسانی شکل میں برادران یوسف کے پاس آیا اور اس نے انھیں یوسف کے قتل یا جلاوطن کرنے کا مشورہ دیا اور یہ بھی کہا اس گناہ پر پھر تم توبہ کر لینا اور نیک زندگی گذارنا
- دس میں سے ایک بھائی جو شاید یوسف علیہ السلام کے لیے نرم گوشہ رکھتا تھا [مفسرین میں سے بعض نے اس کا نام شمعون (Simeon)، بعض نے یہودا (Judah) اور بعض نے لاوی (Levi) لکھا ہے] نے یہ مشورہ دیا کہ یوسفؑ کو قتل نہ کرو بلکہ قافلوں کے راستے کے کسی کنوئیں میں اس کو ڈال دو کوئی قافلہ گزرے گا اس کو نکال لے گا(چونکہ اس زمانہ میں بردہ فروشی کا عام رواج تھا تو اس کا خیال ادھر گیا ہوگا کہ قافلے والے یا تو اس کا غلام بنالیں گے یا کسی شہر میں لے جا کر اس کو بیچ دیں گے) اس طرح اس کی جان بھی بچ جائے گی اور تمہارا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ بالآخر اسی مشورے پر سب کا اتفاق رائے ہو گیا
  - اس بھیانک جرم کا سبب حسد ہے، جس کی وجہ سے برادرانِ یوسف اپنے بھائی کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔
  - کائنات میں پہلا قتل بھی حسد کے سبب ہوا (جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا)
  - شیطان، آدم علیہ السلام سے حسد کی بنا پر راندۂ درگاہ ہوا

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ۔ حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے (ابوداود حدیث 4903)

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا - انھوں نے کہا اے ہمارے والد

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا - کیا بات ہے کہ آپ ہم پر بھروسہ نہیں کرتے

اَمِنَ يَاْمَنُ ، اَمْنًا - اعتبار کرنا، امین سمجھنا، ایمان لانا

تَاْمَنَّا اصل میں (تَاْمَنْ - نَا) ہے نون کو نون میں مدغم کردیا گیا

عَلٰى يُوْسُفَ - یوسف کے معاملے میں

وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ - حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں

نَاصِح - نصیحت کرنے والا، خیر خواہ

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا - بھیج دیجیے اسے ہمارے ساتھ کل

غَدًا - آنے والا کل (اگلا دن - Tomorrow)

يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ - تاکہ وہ کھائے پیئے، اور کھیلے کودے

رَتَعَ يَرْتَعُ ، رَتْعًا - خوب کھانا پینا

لَعِبَ يَلْعَبُ ، لَعْبًا - کھیلنا

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ - اور ہم اس کی پوری حفاظت کرنے والے ہیں

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ - کہا (یعقوبؑ نے) مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے

حَزَنَ يَحْزُنُ ، حُزْنًا - دُکھی ہونا، غمگین ہونا

اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ - کہ تم لے جاؤ اس کو

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهَابًا - لے جانا، جانا

وَ اَخَافُ اَنۡ يَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَ اَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَ نَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

وَ اَخَافُ - اور مجھے ڈر ہے

اَنۡ يَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ - کہ کہیں کھاجائے اسے بھیڑیا

أكَلَ يَأكُل ، أَكْلاً - پا

ذِئب - بھیڑیا
یہ اسم جامد (غیر مشتق) لفظ ہے
جو کسی لفظ سے نہیں نکلا

وَ اَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ - جبکہ تم اس کی طرف سے غافل ہو

قَالُوۡا لَئِنۡ - وہ کہنے لگے اگر

اَكَلَهُ الذِّئۡبُ - کھالیا اسے بھیڑیے نے

وَ نَحۡنُ عُصۡبَةٌ - جبکہ ہم ایک جتھّا ہیں

عُصبَة - گروہ، جتھا

اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ - پھر تو یقیناً خسارہ پانے والے ہیں (گئے گذرے ہیں)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ
اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِىْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

اس قرارداد پر انہوں نے جا کر اپنے باپ سے کہا "ابا جان، کیا بات ہے کہ آپ یوسفؑ کے معاملہ میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں؟ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے، کچھ چر چگ لے گا اور کھیل کود سے بھی دل بہلائے گا ہم اس کی حفاظت کو موجود ہیں، باپ نے کہا " تمہارا اسے لے جانا مجھے شاق گزرتا ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے جبکہ تم اس سے غافل ہو، انہوں نے جواب دیا "اگر ہمارے ہوتے اسے بھڑیے نے کھالیا، جبکہ ہم ایک جتھا ہیں، تب تو ہم بڑے ہی نکمے ہوں گے"

After so deciding they said to their father: "Why is it that you do not trust us regarding Joseph although we are his true well-wishers? "Send him out with us tomorrow that he may enjoy himself and play while we will be there, standing guard over him. They said: "Should a wolf eat him, despite the presence of our strong group, we would indeed be a worthless lot!

محمد اقبال

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ
غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

برادرانِ یوسف کی تمہید برائے اعتماد

- حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے دل میں ایک فیصلہ کرکے باپ کو اپنے اعتماد میں لینے کے لیے ایک درخواست پیش کی جو کہ حقیقت میں ایک دھوکا اور سازش تھی
- انہوں نے والد کے سامنے یہ بات رکھی کہ آپ نہ نجانے کیوں یوسف کے معاملے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے بھائی ہیں اور اس کے خیر خواہ ہیں، ہم کل جنگل میں پکنک منانے جارہے ہیں آپ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے، وہ کھلی فضا میں کھیل کود لے گا، کھاپی لے گا اور آپ پوری طرح مطمئن رہیں کہ کسی بات کا اندیشہ نہیں ہے، اگر کوئی خطرہ ہوا تو ہم سب اس کی حفاظت کے لیے موجود ہیں۔
- یعقوب علیہ السلام ، یوسفؑ کو ان کے بھائیوں کے ساتھ بھیجنے پر راضی نہیں تھے اور اس سے وہ پرہیز کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے خدشے کا اظہار کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ تم کھیل کود میں مصروف ہو اور یوسف کو کہیں بھیڑیا نہ اٹھا لے جائے
- یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیے کا ذکر کیوں کیا؟ واللہ اعلم ، مفسرین نے دو ممکنہ وجوہات کا ذکر کیا ہے (۱) کنعان کے اطراف میں بھیڑیوں کا انسانوں پر حملہ کرنا شاید عام تھا اس لیے آپ نے اس خدشے کا اظہار کیا (۲) یعقوب علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا کہ یوسفؑ پر دس بھیڑیوں نے حملہ کردیا ہے۔ لیکن ایک نے یوسف کو چھڑا لیا۔ اور یوسف زمین میں چھپ گئے
- برادران یوسف نے اپنے والد کو بڑے موثر اسلوب میں بھرپور یقین دہانی کروائی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ ایک جماعت ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے یوسف کو بھیڑیا لے جائے، اس مکالمے کے نتیجے میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے تمام اندیشوں کے باوجود حضرت یوسفؑ کو بھائیوں کے ساتھ بھیجنے بر بادلِ نخواستہ تیار ہوگئے

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ - پھر جب لے گئے وہ اسے

وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ - اور انھوں نے اتفاق کیا کہ وہ ڈالیں گے اسے

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلاً - بنانا، ڈالنا

فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ - کنویں کی گہرائی میں

وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ تو وحی کی ہم نے یوسف کی طرف (کہ ایک وقت آئے گا)

اَوْحٰى يُوْحِيْ ، اِيْحَآءً - وحی کرنا

یہاں وحی سے مراد وحیِ نبوت نہیں بلکہ الہام کے ذریعہ دل میں بات ڈالنا ہے

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ - یقیناً تم جتاؤ گے ان کو

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِئَةً - آگاہ کرنا، بتانا (II)

بِاَمْرِهِمْ هٰذَا - اس کام (حرکت) کو

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ -اور یہ بے خبر ہیں (اپنے فعل کے نتائج سے)

شَعَرَ يَشْعُرُ ، شُعُوْرًا - شعور ہونا، سوچنا، سمجھنا

وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ - اور آئے وہ اپنے باپ کے پاس

عِشَآءً يَّبْكُوْنَ - شام کو، روتے ہوئے

عِشَآء - عشاء کا وقت (نمازِ مغرب سے لے کر نمازِ عشاء کے وقت)

بَكٰى يَبْكِيْ ، بُكَاءً روںا

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾

اِس طرح اصرار کرکے جب وہ اُسے لے گئے اور انہوں نے طے کر لیا کہ اسے ایک اندھے کنویں
میں چھوڑ دیں، تو ہم نے یوسفؑ کو وحی کی کہ "ایک وقت آئے گا جب تو ان لوگوں کو ان کی یہ
حرکت جتائے گا، یہ اپنے فعل کے نتائج سے بے خبر ہیں
شام کو وہ روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے

So when they went away with Joseph and decided to cast him in the bottom of the dark pit, We revealed to Joseph: "Surely a time will come when you will remind them of their deed. They know nothing about the consequence of what they are doing. At nightfall they came to their father weeping

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی

- حضرت یوسف کا اصل قصہ یقینی طور پر اس سے زیادہ مفصل ہے جتنا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے۔ مگر قرآن کا اصل مقصد نصیحت ہے نہ کہ واقعہ نگاری۔ اس لیے وہ صرف ان پہلوؤں کو لیتا ہے جو نصیحت اور تذکیر کے لیے مفید ہوں۔ اور بقیہ تمام اجزاء کو حذف کر دیتا ہے تاکہ تاریخ نگار اس کو مرتب کریں۔
- برادرانِ یوسف نے جنگل میں پہنچ کر اپنے منصوبے پر عمل کر ڈالا اور یوسف علیہ السلام کو ایک گہرے کنویں میں پھینک دیا
- عین اس مصیبت کے وقت اس سختی اور تنگی کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے آپ صبر و برداشت سے کام لیں اور غمگیں نہ ہو (روایات میں آیا ہے کہ اللہ نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ جاؤ میرے بندے کو سنبھالو، جبرئیلؑ نے آپ کو کنویں کی زمین یا پانی پر گرنے سے پہلے ہی سنبھال لیا، لیکن مشیتِ الٰہی سے باہر نہیں نکالا)
- آپ کو یہ بات بتا دی گئی یعنی (۱) ان حالات میں آپ پر الہام ہو رہا تھا اور آپ کے بھائیوں کو اس کا شعور نہ تھا اور (۲) یہ بھی کہ تو اپنے بھائیوں کو ان کی یہ حرکت ایسے حالات میں جتائے گا (ایک دن) کہ جہاں تیرے ہونے کا انھیں وہم و گمان تک نہ ہوگا (۳) آج یہ بے سمجھے بوجھے ایک حرکت کر رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ آئندہ اس کے نتائج کیا ہونے والے ہیں
- آپ کو اپنا مستقبل دکھا دیا گیا کہ اللہ آپ کو اپنی قدرت سے ایسی قدر و منزلت سے نوازے گا اور ایسا بلند مرتبہ عطا فرمائے گا کہ ایک وقت آئے گا جب تیرے یہ بھائی تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوں گے اور اس وقت تو انھیں ان کا ظلم یاد دلائے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل پر سکنیت اور اطمینان نازل فرمایا

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ لَتُنَبِّئَنَّہُمۡ بِاَمۡرِہِمۡ ہٰذَا وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوۡۤ اَبَاہُمۡ عِشَآءً یَّبۡکُوۡنَ ؕ﴿۱۶﴾

حضرت یوسف علیہ السلام کا ردِ عمل

- حضرت یوسف علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا اور آپ کے دل پر سکنیت اور اطمینان نازل فرمایا تو یقیناً آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس رحمت اور کرم کے شایانِ شان ردعمل دیا ہوگا جو ایک عظیم پیغمبر اور اس کے کردار کے مطابق ہو
- بائبل اور تلمود میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ کنویں کے مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوسف علیہ السلام کو کوئی تسلی بھی دی گئی، اس کے بجائے تلمود میں جو روایت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف (علیہ السلام) کنویں میں ڈالے گئے تو وہ بہت بلبلائے اور خوب چیخ چیخ کر انھوں نے بھائیوں سے فریاد کی۔ قرآن کا بیان پڑھیے تو محسوس ہوگا کہ ایک ایسے نوجوان کا بیان ہو رہا ہے جو آگے جل کر تاریخ انسانی کی عظیم ترین شخصیتوں میں شمار ہونے والا ہے۔ تلمود کو پڑھیے تو کچھ ایسا نقشہ سامنے آئے گا کہ صحرا میں چند بدو ایک لڑکے کو کنویں میں پھینک رہے ہیں اور وہ وہی کچھ کر رہا ہے جو ہر لڑکا ایسے موقع پر کرے گا۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ - انھوں نے کہا: ابّا جان!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ - بیشک ہم گئے (کہ) ہم دوڑ لگاتے ہیں

ذَهَبَ يذهَب ، ذَهابًا - لے جانا، جانا

اِسْتَبَقَ يَسْتَبِقُ ، اِسْتِبَاقاً - دوڑ میں مقابلہ کرنا (VIII)

وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ - اور ہم نے چھوڑا یوسف کو

عِنْدَ مَتَاعِنَا - اپنے سامان کے پاس

مَتَاع - سامان

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ - تو کھالیا اس کو بھیڑیئے نے

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا - اور آپ نہیں ہیں ہماری بات ماننے والے

وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ - اگرچہ ہوں ہم سچے

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ - اور وہ آئے ان کی قمیص پر

بِدَمٍ كَذِبٍ - کچھ جھوٹے خون کے ساتھ

دَم - خون

قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا ؕ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۸﴾

قَالَ - کہا (یعقوب (علیہ السلام نے)

بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ - بلکہ خوشنما بنا کر پیش کیا تمہارے لیے

اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا - تمہارے نفسوں نے ایک کام کو

فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ - تو (اب) خوبصورت صبر کرنا ہے

وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ - اور اللہ ہی ہے

عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ - اس پر جو تم لوگ بتاتے ہو

سَوَّلَ يُسَوِّلُ ، تَسۡوِيۡلاً - بات بنانا، گھڑ لینا، ناپسند شے کو زینت دینا تاکہ اچھی معلوم ہو

استعانَ یستعین ، استعانۃً - مدد چاہنا (VIII)

مُستَعَان - مفعول (مدد چاہے جانے والا)

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصۡفاً - اچھی یا بری بات بیان کرنا/بتانا

کسی بات کو بطور واقع ثابت کرنا

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ
جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور کہا "ابا جان، ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسفؑ کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ اتنے میں بھیڑیا آ کر اُسے کھا گیا آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم سچے ہی ہوں
اور وہ یوسفؑ کے قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر آئے تھے یہ سن کر ان کے باپ نے کہا "بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک بڑے کام کو آسان بنا دیا اچھا، صبر کروں گا اور بخوبی کروں گا، جو بات تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے"

And said: "Father! We went racing with one another and left Joseph behind with our things, and then a wolf came and ate him up. We know that you will not believe us howsoever truthful we might be. And they brought Joseph's shirt, stained with false blood. Seeing this their father exclaimed: "Nay (this is not true); rather your evil souls have made it easy for you to commit a heinous act. So I will bear this patiently, and in good grace.13 It is Allah's help alone that I seek against your fabrication."

محمد اقبال

قَالُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبۡنَا نَسۡتَبِقُ وَتَرَكۡنَا يُوۡسُفَ عِنۡدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئۡبُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ كُنَّا صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوۡ عَلٰى قَمِيۡصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ
اَمۡرًا ؕ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۸﴾

برادرانِ یوسف کے جھوٹے عذر

- برادرانِ یوسف اپنے بھائی کو کنویں میں پھینکنے کے بعد رات گہری ہونے تک وہیں رکے رہے۔ پھر رات کا ایک حصہ گزر جانے پر گھر لوٹے اور انہوں نے مکمل اتفاق رائے کے ساتھ یعقوب (علیہ السلام) کو پہلے سے بنائی ہوئی جھوٹی داستان سنائی
- باپ کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے والد! ہم تو آپس میں دوڑنے میں مصروف ہوئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تب اسے بھیڑیا کھا گیا ہمیں اس بات کا انتہائی دکھ ہے کہ ہم اپنے بھائی کو بچا نہ سکے اور مزید دکھ کی بات یہ ہے کہ آپ ہم پر کسی طرح اعتماد کرنے کے لیے تیار نہیں حالانکہ ہم نے جو کچھ کہا ہے ہم اس میں بالکل سچے ہیں
- انھوں نے اپنے بات کو پختہ کرنے کے لیے مزید یہ بھی حرکت بھی کی کہ حضرت یوسف کا کرتا کسی جانور کے خون میں ڈبو کر لے آئے اور یہ ظاہر کیا کہ یہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کا خون ہے۔(حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مطابق انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کرکے آپ کی قمیص پر اس کا خون لگا دیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں)
- حضرت یعقوب علیہ السلام کا اعلیٰ کردار : بیٹوں کے جھوٹ موٹ بہانے سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام جان گئے کہ یہ بھیڑیئے کی کارستانی نہیں بلکہ بھائیوں کا ظلم ہے جو اپنے بھائی کو کھا گیا ہے
- آپ علیہ السلام نے اتنے بڑے سانحے کی خبر سن کر کوئی جزع فزع نہیں کی، کوئی بے صبری نہیں دکھائی بلکہ نہایت وقار سے یہ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے صبر جمیل کی توفیق مانگتا ہوں اور تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے کام کو جس طرح آسان کر دیا ہے میں اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتا ہوں

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

یعقوب علیہ السلام کا کردار

- یعقوب علیہ السلام کے عظیم کردار کا ایک نمونہ قرآنِ مجید میں بیان ہوا ہے تو دوسری طرف بائبل (عہد نامۂ قدیم) اور یہود کی کتاب فقہ (تلمود) میں ان کی شخصیت کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے اس سے تو ایسا لگتا ہے کہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) جلیل القدر پیغمبر نہیں بلکہ معمولی انسان ہیں جو کسی بھی حادثے کا شکار ہو کر ہوش و حواس کھو دیتا ہے
- بائبل کا بیان ہے کہ جب بیٹوں نے انہیں یوسف کے مرنے کی خبر سنائی تو یعقوب نے اپنا پیراہن چاک کیا اور ٹاٹ اپنی کمر سے لپیٹا اور بہت دنوں تک اپنے بیٹے کے لیے ماتم کرتا رہا۔
- تلمود کا بیان ہے کہ یعقوب بیٹے کی قمیض پہچانتے ہی اوندھے منہ زمین پر گر پڑا اور دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہا۔ پھر اٹھ کر بڑے زور سے چیخا کہ ہاں یہ میرے بیٹے ہی کی قمیض ہے اور وہ سالہا سال تک یوسف (علیہ السلام) کا ماتم کرتا رہا۔
- لیکن قرآن کریم نے حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو ایک باوقار، صاحب فراست، حلیم اور بردبار اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے پیغمبر کے طور پر پیش کیا ہے اور بائبل اور تلمود نے ایک کم ظرف انسان کی صورت میں۔
- حضرت یوسف کے بھائیوں میں ان لوگوں کی تصویر نظر آتی ہے جن کے دل خدا کے خوف سے خالی ہوں۔ یہ لوگ ایک بندہ خدا کو ناحق برباد کرنے کے منصوبے بنایا اور وہ یہ بھول گئے کہ وہ ایک ایسی دنیا میں ہیں جہاں خدا کے سوا کسی اور کو کوئی اختیار حاصل نہیں، آخری منصوبہ اسی کا کامیاب رہتا ہے

وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَہٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ ۚ وَکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزَّاھِدِیْنَ

وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ - اور آیا ایک قافلہ

جَآءَ یَجِیْٓءُ ، مَجِیْٓءً - آنا

فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ - تو بھیجا انھوں نے اپنے سقّے کو

وَارِدْ - قافلہ کے آگے جا کر پانی کی تلاش کرنے والا سقّہ
(اصل معنی کسی گھاٹ یا چشمہ پر اترنے والے کے ہیں)

فَاَدْلٰی دَلْوَہٗ - تو اس نے لٹکایا اپنا ڈول (کنویں میں)

(د ل و) اَدْلٰی یُدْلِیْ ، اِدْلَآءً - ڈالنا، لٹکانا (IV)

دَلو - ڈول، کنویں سے پانی نکالنے کا برتن - بالٹی، اس کا اطلاق Mug اور Flask پر بھی

اگر ڈول یا بالٹی خالی ہو تو اسے دَلو کہیں گے - اور اگر پانی سے بھرا ہو تو
اس کے لیے قرآن میں ذَنُوب کا لفظ آیا ہے

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ -
پس ان ظالموں کا بھی ڈول بھر چکا ہے جیسا کہ ان کے ساتھیوں کا بھرا ہوا تھا

قَالَ یٰبُشْرٰی - (یوسف کو دیکھ کر) اس نے کہا: خوشخبری ہو

یٰبُشْرٰی - خوشخبری، ارے واہ، کلمہ تعجب وانبساط

ھٰذَا غُلٰمٌ - یہ تو ایک لڑکا ہے

غُلام - لڑکا (Boy)، چھوٹی عمر سے مسیں بھیگنے تک کی عمر (اس کی جمع غلمان)

اردو میں غلام، لڑکے کی بجائے "زرخرید" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، البتہ غلمان انہی عربی والے معانی میں استعمال ہوتا ہے

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ

وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً - اور چھپالیا انھوں نے اسے پونجی سمجھ کر

اَسَرَّ يُسِرُّ ، اِسْرَاراً - چھپانا (IV)

بَضَعَ يَبْضَعُ ، بَضْعًا - کسی چیز کا کچھ حصہ کاٹ کر الگ کرنا

بِضَاعَة - مال کا وہ حصہ جو تجارت کے لیے الگ کرلیا گیا ہو، سرمایہ، پونجی، تجارت کا سامان

بعد میں جب یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس غلہ لینے کے لیے آئے تو انہوں نے کہا:

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ

اے سردار با اقتدار، ہم اور ہمارے اہل و عیال سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہم کچھ حقیر سی پونجی لے کر آئے ہیں، آپ ہمیں بھرپور غلہ عنایت فرمائیں اور ہم کو خیرات دیں

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اور اللہ ہی کو علم تھا اس کا جو وہ کر رہے تھے

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ - اور بیچ دیا انھوں نے اسے تھوڑی سی قیمت پر

شَرٰى يَشْرِىْ ، شَرَآءً - خریدنا، بیچنا، سودا کرنا

ثَمَن - قیمت

بَخْس - تھوڑی - کم

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ - چند درہموں کے بدلے

دَرَاهِم - درہم کی جمع

مَعْدُوْدَة - گنتی کے چند

وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ - اور وہ تھے اس میں رغبت نہ رکھنے والے

زُهْدًا - کسی چیز میں رغبت نہ رکھنا

وَجَآءَتۡ سَيَّارَةٌ فَاَرۡسَلُوۡا وَارِدَهُمۡ فَاَدۡلٰى دَلۡوَهٗ‌ ؕ قَالَ يٰبُشۡرٰى هٰذَا غُلٰمٌ‌ ؕ وَاَسَرُّوۡهُ بِضَاعَةً‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ
﴿۱۹﴾ وَشَرَوۡهُ بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ‌ ۚ وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾

ادھر ایک قافلہ آیا اور اُس نے اپنے سقے کو پانی لانے کے لیے بھیجا سقے نے جو کنویں میں ڈول ڈالا تو (یوسفؑ کو دیکھ کر) پکار اٹھا "مبارک ہو، یہاں تو ایک لڑکا ہے" ان لوگوں نے اس کو مال تجارت سمجھ کر چھپالیا، حالانکہ جو کچھ وہ کر رہے تھے خدا اس سے باخبر تھا
آخرکار انہوں نے اس کو تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس کی قیمت کے معاملہ میں کچھ زیادہ کے امیدوار نہ تھے

And a caravan came, and they sent their water drawer to draw water. As he let down his bucket in the well he (observed Joseph) and cried out: "This is good news. There is a boy." They concealed him, considering him as part of their merchandise, while Allah was well aware of what they did.
Later they sold him for a paltry sum - just a few dirhams; they did not care to obtain a higher price.

محمد اقبال

وَجَآءَتۡ سَيَّارَةٌ فَأَرۡسَلُوۡا وَارِدَهُمۡ فَأَدۡلٰى دَلۡوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشۡرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوۡهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوۡهُ بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ ۚ وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾

خدائے کارساز کی کارسازی

- برادران یوسف حضرت یوسف (علیہ السلام) کو کنویں میں پھینک کر چلے گئے تھے۔ ادھر رب کریم و کارساز نے یہ انتظام فرمایا کہ ایک قافلہ آ نکلا اور اس نے اپنے پانی کے منتظم کو کنوئیں پر بھیجا۔
- قدیم زمانے میں جب قافلے چلتے تھے تو ایک آدمی قافلے کے آگے آگے چلتا تھا۔ وہ قافلے کے پڑاؤ کے لیے جگہ کا انتخاب کرتا اور پانی وغیرہ کے انتظام کا جائزہ لیتا۔۔ اس شخص نے باؤلی (کنواں) دیکھا تو پانی نکالنے کی تدبیر کرنے لگا
- اس نے ڈول کنویں میں ڈالا تو ایک لڑکے (یوسفؑ) کو دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا کہ اس کو آگے بیچ کر کچھ منافع مل جائے گا، کیونکہ وہ بردہ فروشی کا زمانہ تھا اور انہوں نے اسے بھی مالِ تجارت سمجھا اور اس ڈر سے کہ کہیں آس پاس کسی کو اس کی خبر نہ ہو جائے یوسفؑ کو چھپا کر رکھا اور اس بات کو بھی راز رکھا
- لیکن وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔ وہ تو اپنی اسکیم پوری کر رہے تھے اور اللہ اپنی اسکیم پوری کر رہا تھا۔ انھیں تو ایک غلام ملا تھا۔ خوش تھے کہ اس کو بیچ کر کچھ پیسے حاصل کرلیں گے اور اللہ نے یہ چاہا کہ یوسف کی یہ غلامی مصر کی بادشاہی کی تمہید ثابت ہو (وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ)
- اکثر مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ یوسف کے بھائیوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ قافلے والوں نے اسے نکال لیا ہے تو انہوں نے اسے اپنا غلام بتایا اور اسے بیچنے کی پیشکش کی تو قافلے والوں نے ۲۰ درہم میں یوسفؑ کو خرید لیا۔ یہ کہانی بائبل اور تلمود کی ہے جسے ہمارے مفسرین کرام نے نقل کیا ہے لیکن یہ قرآنِ کریم اس روایت کی تائید نہیں کرتا۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع

- "آخرکار انہوں نے اس کو تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس کی قیمت کے معاملہ میں کچھ زیادہ کے امیدوار نہ تھے"
- قرآنِ کریم کا یہ بیان قافلے والوں کے بارے میں ہے، حضرت یوسف کے بھائیوں کے بارے میں نہیں۔ لیکن ہمارے ہاں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت یوسف کو ان کے بھائیوں نے ۲۰ درہم میں بیچا
- جب قافلے والے مصر پہنچے تو اپنے دیگر سامانِ تجارت کے ساتھ حضرت یوسف کو بھی بازار میں رکھا اور بڑی بے رغبتی اور لاپرواہی سے ان کو مالِ تجارت کے ایک حصے کے طور پر نہایت قلیل رقم، (چند درہموں) میں بیچ دیا
- یہاں سے حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگی کا نیا موڑ شروع ہوتا ہے ......

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۱۰ - ۲۰ رموز و اسباق

- کھیل اور تفریح کا رجحان انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لیے جائز کھیل اور تفریح پر اللہ تعالیٰ نے کسی دور میں بھی پابندی نہیں لگائی۔ اسلام میں بھی پابندی نہیں لیکن مشروط ہے یعنی ایسے کھیل اور تفریح جائز ہیں جن میں شرعی قباحت نہ ہو یا محرمات تک پہنچنے کا ذریعہ نہ بنیں
- آداب پدری ہے کہ اولاد پر عدم اعتماد کا اظہار نہ کیا جائے
- زیادہ افراد کا کسی گناہ پر جمع ہونے سے وہ کام جائز نہیں ہو جاتا
- چرب زبان انسان اپنی لفاظی اور قوتِ گفتار (The Power of Persuasion) سے دوسرے انسانوں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں (برادران یوسف باپ کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ یوسف کو ان کے ساتھ بھیج دیں)

← یہ لفاظی اور چرب زبانی کی خصوصیت اگر کسی لیڈر میں ہو تو وہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔(إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا... بخاری - بعض بیان/ گفتگو/تقاریر جادو کا سا اثر رکھتی ہیں)

← یہ خصوصیت اگر حق اور اس کے فروغ کے لیے استعمال ہو تو پسندیدہ اور ممدوح ہے اور اگر ذاتی اغراض و مقاصد اور باطل کے لیے استعمال ہو تو سخت ناپسندیدہ، مواخذے کا باعث اور مذموم ہے

← آپ ﷺ نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ يَبْغَضُ البَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ البَقَرَةُ - اللہ تعالیٰ ایسے لسان اور چرب زبان لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے، جو اپنی زبانیں اس طرح چلاتے ہیں جس طرح گائے اپنی زبان سے چارہ چباتی ہے۔ رواه الترمذي (2853)، وأبو داود (5005)، وقال الترمذي

آیات ۱۰ - ۲۰ رموز و اسباق

- راہِ راست سے ہٹا ہوا خیانت کار ذہن طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے (وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ) برادران یوسف اپنے طاقتور ہونے اور اکثریت پر مغرور تھے۔
- بعض دفعہ کوئی ذلت کوئی رسوائی آنے والی عزت و اقتدار کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ تو انسان کسی بھی حال میں مایوس نہ ہو۔ ضروری نہیں ہے کہ آج اگر بے عزتی ہے یا آج اگر ناقدری ہے تو ہمیشہ یہ حال رہے گا یا ہمیشہ بے قدری ہو گی
- گھڑی ہوئی بات کرنے والا اضطراب کا شکار ہوتا ہے (وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا)
- صبر کا لازمی نتیجہ توکل بر خدا ہے: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ - وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ...
- جھوٹ چھپ نہیں سکتا: بِدَمٍ كَذِبٍ (جھوٹ موٹ کے خون اور صحیح سالم قمیص سے یعقوبؑ کو ان کے جھوٹ کا اندازہ ہو گیا)
- جو امتحان کے کنویں کی اتھاہ تاریکی میں جاتا ہے وہ تخت و تاج کی بلندیوں کو بھی چھو سکتا ہے
- انسانوں میں شیطان کا نفوذ، بغض و نفاق، جھوٹ بولنے، دغہ و فریب دینے اور غلط قسم کی ناروا سازشیں کرنے کی ترغیب دینا، یہ انسانوں کے ساتھ اس کی واضح دشمنی کا ثبوت ہے۔
- انسان کا نفس، برے و نامناسب اور گناہ کے کاموں کو خوبصورت اور پسندیدہ دکھانے پر قدرت رکھتا ہے (بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا)
- مشکل ترین آزمائشوں اور تلخ ترین واقعات میں صبر و حوصلے سے کام لینا پیغمبرانہ روش ہے (فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ)